بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محدث دہلی

جلد ۵	ماہ ستمبر ۱۹۳۷ء مطابق جمادی الاخریٰ ۱۳۵۶ھ	نمبر ۵

ماہ رجب کے احکام اور فضائل

(از جناب مولانا محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی)

حرمت والے چار مہینوں میں سے ایک یہ بھی ہے۔ اس ماہِ مبارک میں خدا تعالیٰ کی نافرمانیوں اور ظلم و زیادتی کے کاموں سے بہت بچنا چاہیئے۔ حرمت والے مہینوں کی نسبت ارشادِ خداوندی ہے فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَکُمْ۔ ان مہینوں میں گناہ کے کاموں سے بچو۔ مگر خدا کی شان ہے کہ اس مہینے میں عام گناہوں کے علاوہ بعض مسلمان مخصوص گناہ بھی کرتے ہیں چونکہ یہ مہینہ سر پر ہے اسلئے میں چاہتا ہوں کہ ان بدعتوں سے آپ کو آگاہ کر دوں جو اس ماہ کے ساتھ مخصوص ہیں +

(۱) اس میں رجبی منائی جاتی ہے جسکا کوئی ثبوت شریعتِ محمدیہ میں نہیں ہے تیئس برس تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی زندگی میں یہ ماہِ مبارک آتا رہا مگر رجبی کی بدعت سے حضورؐ کا زمانہ پاک صاف رہا۔ خلفاءِ اربعہ کا زمانہ صحابہ تابعین اور چاروں اماموں کا زمانہ گذر گیا مگر رجبی کی بدعت سے یہ حضرات بھی ناآشنا رہے لیکن ان خیر و برکت کے زمانوں کے بعد جہاں اسلام میں بہت سی بدعتیں ایجاد کی گئیں ان میں سے ایک یہ رجبی بھی ہے جو پانچویں صدی کی بدعت سیئہ ہے حضورؐ فرماتے ہیں من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھو رد۔ جو ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات نکالے وہ خود اور اس کی وہ نئی نکالی ہوئی چیز مردود ہے +

(۲) لکھی اور ہزاری روزہ بھی اسی مہینہ میں رکھا جاتا ہے مریم روزہ اور بھی بہت سے روزے اس مہینہ میں ہندوستان کے مسلمانوں نے نکال رکھے ہیں۔ جن کا کوئی ثبوت ہماری پاک شریعت میں نہیں۔ بلکہ ابن ابی شیبہ میں حدیث ہے کہ ان عمر کان یضرب اکف الناس فی رجب حتی یضعوھا فی الجفان و یقول کلوا فانما ھو شھر کان تعظمہ الجاھلیۃ یعنی خلیفہ ثانی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن لوگوں کو اس مہینے کی ایسی تعظیم جاہلیت کا شیوہ ہے۔ اسی طرح حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اِنَّہٗ کَانَ یَکْرَہُ صَوْمَ رَجَبَ (ابن ابی شیبہ) یعنی آپ بھی رجب کے ان روزوں کو مکروہ سمجھتے تھے۔ بلکہ ایک مرفوع حدیث میں ہے کہ لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رجب کے روزوں کی بابت سوال کیا تو آپ نے فرمایا اَیْنَ اَنْتُمْ عَنْ شَعْبَانَ یعنی کیا اس کے پیچھے شعبان نہیں آرہا؟ شعبان میں روزے رکھ لینا یہ روزوں کا مہینہ نہیں۔ پس رجب میں یہ تمام روزے مکروہ ہیں لکھی ہو تو۔ اور ہزاری ہو تو۔ اور مریم روزہ ہو تو۔ اور اسی طرح اور روزے جن کے بڑے بڑے ثواب اور فضیلتیں سمجھی جاتی ہیں وہ ثواب کے نہیں بلکہ عذاب کے ہیں۔ بدعت ہیں جن سے خدا رسول خوش نہیں بلکہ یہ عبادت اور ایسے عابد مردود ہیں مسلمانوں کو اس بدعت سے پرہیز کرنا چاہئے۔ رجب کے ان خاص دنوں میں یہ مخصوص روزے خاص خاص فضیلتوں والے خصوصیت سے رکھنا اللہ کے دین میں زیادتی کر کے گناہِ عظیم مول لینا ہے ❖

جن بعض احادیث کو ان روزوں کی سند میں لوگ پیش کرتے ہیں ان کی سند بالکل غیر معتبر ہے وہ حدیثیں سنداً ثابت نہیں اس لئے اس دھوکے میں نہ آنا چاہئے چنانچہ نیل الاوطار میں ہے والاحادیث التی تروی فیہ واھیۃ لا یفرح بھا عالم یعنی ان روزوں کے بارے میں جو حدیثیں بعض غیر معتبر کتابوں میں ہیں وہ سب کی سب واہی ہیں جن سے کوئی ذی علم خوش نہیں ہو سکتا حنفی مذہب کے مایۂ ناز عالم مولانا مولوی عبدالحیؒ صاحب لکھنوی اپنی کتاب الآثار المرفوعہ میں لکھتے ہیں وما اشتھر فی بلاد الھند وغیرہ ن صوم صباح تلک اللیلۃ یعدل الف صیام فلا اصل لہ۔ یعنی رجب کے ہزاری روزے کی کوئی اصلیت نہیں جسے ہندوستان والے رجب کی ستائیسویں کو رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس سے ایک ہزار روزوں کا ثواب ملتا ہے یہ بالکل بے دلیل بات ہے من گھڑت چیز ہے محض بے اصل ہے۔ مولانا شیخ عبدالحق صاحب دہلوی اپنی کتاب ماثبت بالسنۃ میں تحریر فرماتے ہیں اعلم انا لم نجد ن کتب الاحادیث الخ یعنی لوگوں نے رجب کی پندرہ تاریخ کی جو تعظیم و عزت اور اس دن کے روزے کی جو فضیلت اور اس دن مخصوص نمازوں کی جو بزرگی مشہور کر رکھی ہے اور اس دن کا نام یوم الاستفتاح اور اس روزے کا نام مریم روزہ جو رکھ چھوڑا ہے یسی حدیث سے ثابت نہیں۔ محض بدعتیوں کا وہم ہے ہم نے حدیث کی کسی معتبر کتاب میں اس کا نام نشان بھی نہیں پایا۔ مولانا بدالحی حنفی الآثار المرفوعہ میں لکھتے ہیں" ستائیسویں رجب کے روزے اور نماز کے بارے میں جو حدیثیں غنیۃ الطالبین وغیرہ میں مروی ہیں وہ سب موضوع اور من گھڑت ہیں اور رجب کی اول شب کی بیس رکعت نماز کے بارے میں بھی جو حدیث ایسی کتابوں میں ہے وہ بھی وضوع ہے امام ابن جوزیؒ وغیرہ نے ان سب کو موضوع اور رذیل اور بناوٹی کہا ہے ❖

(۳) صلوٰۃ الرغائب وغیرہ۔ قسم قسم کی دن رات کی نمازیں بھی اس ماہ میں مسنون اور خاص ثواب والی جان کر لوگ ادا کرتے ہیں، حالانکہ اس میں سے بھی حضورؐ سے صحابہؓ سے تابعین سے ائمہ دین سے کوئی چیز ثابت نہیں۔ یہ بھی دین خدا میں ایک ایجاد وایزاد ہے۔ چنانچہ امام ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ھٰذہ الصلوٰۃ بدعۃ عند جمہور العلماء یہ نمازیں چاروں مذہبوں میں بدعت ہیں۔ اور فرماتے ہیں انما ظہرت بعد الاربعمائۃ یہ بدعتیں پانچویں صدی میں نکلی ہیں۔ چار سو سال تک مسلمانوں کا دامن اس آلودگی سے پاک رہا فالحمد للہ۔ سب سے پہلے رجب کی ان بدعتوں کے جاری کرنیوالے شامی لوگ تھے (الاثار المرفوعہ) حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں یہ نہایت بدعت ہے مذموم چیز ہے بیحد قبیح ہے مذہب بری ہے خلاف شرع ہے منکر چیز ہے اس میں کئی ایک شرعی خرابیاں ہیں اسے ترک کرنا چاہئیے اس سے منہ موڑ لینا چاہیئے پڑھنے والوں کو ہر طرح روکنا چاہیئے۔ اور اس کے بارے میں جو حدیثیں قوت القلوب احیاء العلوم اور غنیۃ الطالبین وغیرہ جیسی کتابوں میں ہیں ان سے دھوکہ نہ کھانا چاہیئے۔ یہ کتابیں حدیث کی کتابیں نہیں نہ انہیں علم حدیث کی سند کا کوئی علم ہے یہ سب روایتیں غیر صحیح ہیں لیکن افسوس ہے کہ مسلمان اس بدعت کی طرف بے طرح جھک پڑے ہیں چاہے فرض نمازیں نہ پڑھتے ہوں لیکن صلوٰۃ الرغائب قضا بھی نہ ہو۔ الغرض اس ماہ مبارک میں کوئی مخصوص نماز اور کوئی خاص روزے شرعًا ثابت نہیں مسلمان کا کام یہی ہے کہ جو کچھ اون کے رسول ؐ نے فرمایا ہو اس پر عمل کرتا چلا جائے اور جو قرآن حدیث میں نہ ہو اس سے باز آجائے حکم قرآن ہے مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا۔ جو کچھ تمہیں میرا رسول دے لے لیا کرو اور جو وہ نہ دے تم بھی اسے نہ لو اللہ عزوجل کا ارشاد ہے لاتقدموا بین یدی اللہ ورسولہ خدا رسول سے آگے نہ بڑھو۔

---

(۴) **معراج**۔ ہمارا ایمان ہے کہ سرور رسولان شفیع انبیاں رسول خدا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے معراج کرائی آپ اپنے جسم وروح سمیت ایک رات کے کچھ حصے میں مکہ شریف سے بیت المقدس اور وہاں سے آسمان پر اور پھر ساتویں آسمان تک پھر وہاں سے سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے اور اسی رات میں صبح سے پہلے ہی پہلے واپس اپنی جگہ پہنچ گئے۔ یہ معراج جاگتے ہوئے جسم وروح سمیت خدا کی قدرت سے آپ کو کرائی گئی تھی صلی اللہ علیہ وسلم۔ جو لوگ اسے صرف روحانی مانتے ہیں وہ بھی غلطی پر ہیں جو اسے محال جانکر نہیں مانتے وہ بھی غلطی پر ہیں۔ صحیح وہی ہے جو قرآن نے فرمایا سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الخ فرماتا ہے مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی۔ وغیرہ۔

---

(۵) **رجب کی ستائیسویں** کو مسلمانوں نے آج کل گویا عید بنا رکھا ہے حالانکہ اولاً تو یہ ثابت ہی نہیں کہ اسی رات معراج ہوئی ہو۔ فتح الباری میں علما کے دس سے زیادہ اقوال لکھے ہیں مولانا عبدالحی حنفی بھی لکھتے ہیں ھو امر مختلف فیہ بین المحدثین والمورخین، یعنی معراج کی تاریخ میں محدثین اور مورخین کا بہت کچھ اختلاف ہے تاریخ تو ایک طرف مہینے میں بھی اختلا

بعض کہتے ہیں ربیع الاول میں معراج ہوئی بعض کہتے ہیں ربیع الآخر میں کوئی کہتا ہے ذی الحجہ میں کسی کے نزدیک ماہِ شوال میں کسی کی تحقیق ہے کہ ماہ معراج ماہ رمضان ہے۔ یہ تاریکی تو ماہِ معراج میں تھی پھر تاریخ معراج کی تاریکی اس سے بھی سوا ہے۔ حکمتِ خداوندی اور رازِ مخفی اس پوشیدگی میں غالباً ایک یہ بھی تھا کہ کہیں مسلمان اس دن کو عید نہ بنالیں۔ اور پھر اس میں کچھ بدعتیں نہ کھڑی کرلیں۔ اور گمراہ نہ ہوجائیں۔ مگر واہ رے! چودہویں صدی کے مسلمانو! تم نے باوجود معلوم نہ ہونے کے بھی کچھ نہ کچھ گھڑ ہی لیا اور اپنے نبی کی سنت کی مطلق پرواہ نہ کی مسلمان بھائیو! معراج مکہ میں ہوئی اس کے بعد تیرہ سال تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہے ہر سال یہ مہینہ اور اس کی ستائیسویں تاریخ آتی رہی لیکن نہ آپ نے اس دن کو عید کا دن بنایا نہ اس میں کوئی خاص بات کی نہ کرائی، نہ کوئی محفل ہوئی نہ مجلس رچائی۔ نہ اس رات کی کوئی خاص فضیلت بیان فرمائی۔ چاروں اماموں میں سے کسی امام سے بھی اس رات یا اس دن کے لئے کوئی بات رجبی کے بارے میں لکھی اور تراری روزے کے بارے میں صلوٰۃ الرغائب کے بارے میں ستائیسویں رجب کے بارے میں ثابت ہو تو ہمیں بتلاؤ ورنہ آؤ سب مل کر ان بدعتوں کے پھندے کو دور کردیں اور مسلمانوں کو اس دن کے اسراف سے بچالیں اور انھیں بربادی دین سے نجات دلوادیں +

(۶) **چراغاں وغیرہ** ۔ اس رات مسجدوں وغیرہ میں چراغاں کرنا حرام ہے اسراف ہے آتش پرستوں سے مشابہت ہے بدعت ہے خدا کی دشمنی ہے۔ حنفی مذہب کے ملا علی قاری صاحب شیخ عبدالحق صاحب مولانا عبدالحی صاحب وغیرہ نے اسے منع لکھا ہے۔ الآثار المرفوعہ میں مولانا نے جو لکھا ہے اس کا ترجمہ ملاحظہ ہو عام جاہلوں نے اس رات کو اور شعبان کی پندرہویں رات کو گویا دو عیدیں بنا رکھی ہیں اور شعار اسلام سمجھ رکھا ہے حالانکہ یہ صریح بدعت ہے اس میں روشنیاں کرنی خلافِ سنت ہیں +

(۷) **آخری نصیحت** ۔ مسلمانو! غور سے سنو اور عقل سے سوچو۔ معراج خدائے تعالیٰ کی زبردست نعمت ہے لیکن اب نہ ہر سال معراج ہو نہ ہر سال کی اس رات کو کوئی فضیلت حاصل ہو وہ جو کچھ تھا گذر چکا اب نقل اتارنے سے کیا حاصل ہاں اگر حضور کی سچی محبت دل میں ہے تو آپ کی سنتوں کی تابعداری میں لگ جاؤ اور بدعتوں سے دامن جھاڑ کر الگ ہوجاؤ۔ یاد رکھو دونوں جہان کی بھلائی اتباع سنت میں ہے اور دونوں جہان کی سیاہ بختی سنت سے منہ موڑنے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں اپنے سچے نبی کی سچی محبت دے آپ کی سنتوں پر زندہ رکھے آپ کے طریقے پر موت آئے اور قیامت کے دن آپ کی شفاعت نصیب ہو اور آپ کے قدموں تلے جگہ ملے آمین۔

دفتری اعلان :۔ (۱) محدث کیلئے ٹکٹوں کے بجائے منی آڈر بھیجا کریں (۲) منی آڈر کی کوپن پر بھی اپنا نمبر خریداری یا پورا پتہ اردو ہو یا انگریزی صاف صاف ضرور لکھا کریں (۳) بعض حضرات بجائے خریداری نمبر کے رجسٹرڈ ایل ۳۲۰۴ لکھدیا کرتے ہیں جو بالکل بیکار ہے یہ نہ لکھا جائے (۴) جوابی امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنے ضروری ہیں ورنہ جواب کی امید نہ رکھیں۔ (مینیجر)